



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 25-26/AIMS

April 25, 2026

فکر و نظر

1857ء کی جنگ آزادی، مقامی اشرافیہ، اور ”قومی غداری“ کا بیانیہ: ایک تنقیدی و تاریخی تحقیقی جائزہ

طاہر نذیر محقق، معلم، مصنف - چیرمین، کنیڈین اسوسی ایشن آف جرنلسٹ اینڈ میڈیا پروفیشنل، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا۔

<https://www.canadianjournalists.ca/>

اسرار احمد مدیر اعلیٰ رسالہ آغاز، ادیب، صحافی، سماجی خدمتگار، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Indian Rebellion of 1857, War of Independence 1857, British Raj

Keywords: Local Elites, Pashtun Khans, North-West Frontier, Historical Memory

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.



1857ء کی جنگ آزادی برصغیر کی تاریخ کا ایک فیصلہ کن موڑ تھی جس نے نہ صرف برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکمرانی کو چیلنج کیا بلکہ مقامی سیاسی، قبائلی، مذہبی، اور جاگیردارانہ طاقتوں کے کردار کو بھی نمایاں کیا۔ زیر مطالعہ تصویر اور اس سے منسلک 1857ء کے قومی غدار ”کا بیانیہ ایک مخصوص تاریخی و سیاسی نقطہ نظر کی نمائندگی کرتا ہے، جس کے مطابق بعض مقامی“ خوانین، نوابوں، جاگیرداروں، اور قبائلی عملدین نے برطانوی راج کا ساتھ دے کر تحریک آزادی کو کمزور کیا۔ یہ تحقیقی جائزہ اس تصویر، اس کے تاریخی پس منظر، اس میں شامل دعوؤں، اور جدید علمی تحقیقات کی روشنی میں اس بیانیے کا تنقیدی تجزیہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ 1857ء کی ناکامی صرف بیرونی عسکری طاقت کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ داخلی سیاسی تقسیم علاقائی مفادات، جاگیردارانہ نظام، اور مقامی اشرافیہ کے پیچیدہ اتحاد بھی اس کے اہم عوامل تھے۔ مزید برآں، ”غدار“ اور ”محب وطن“ جیسے تصورات مختلف ادوار میں سیاسی و نظریاتی مقاصد کے تحت تشکیل پاتے رہے ہیں۔

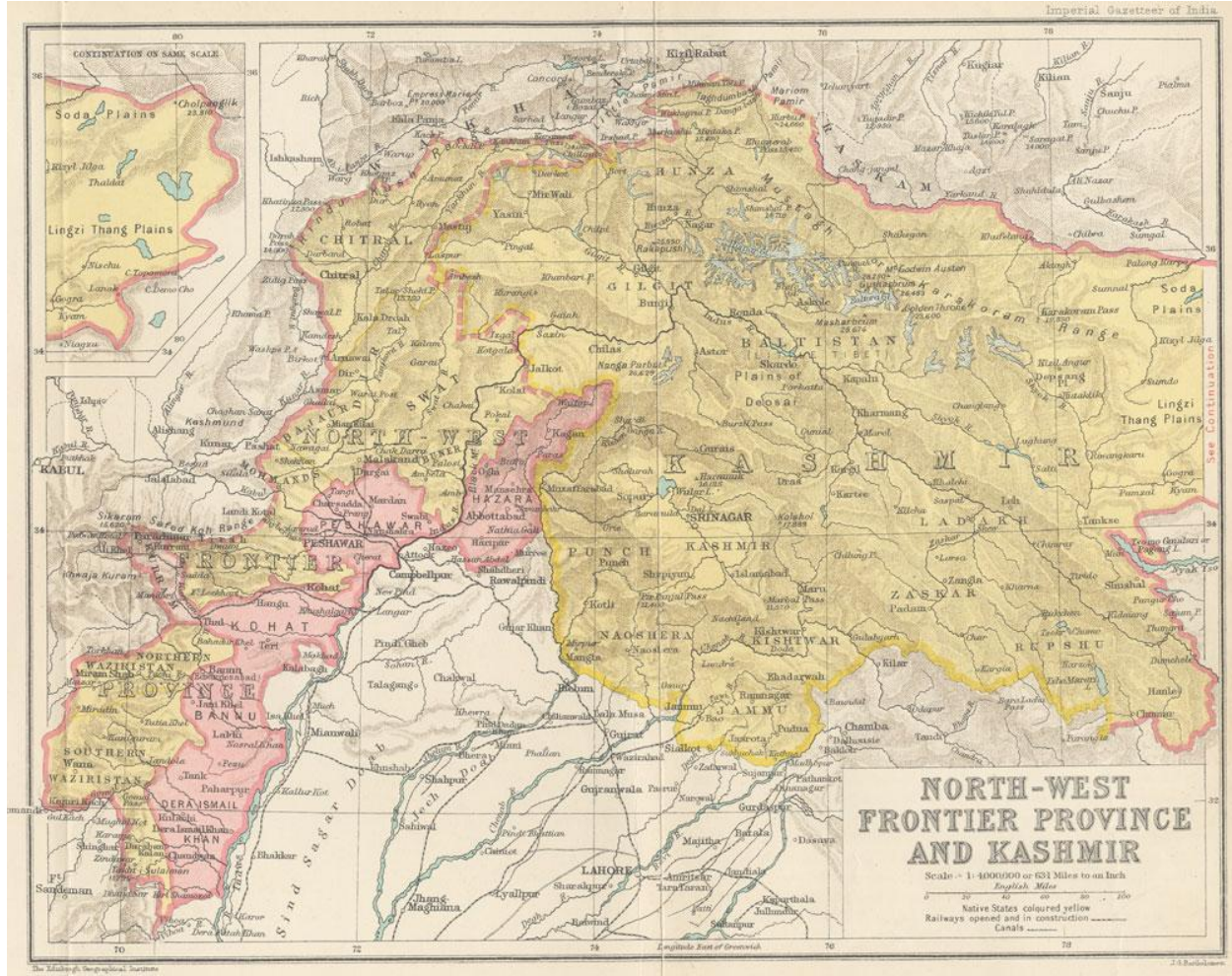


“War of Sepoy Mutiny” 1857ء کی جنگ آزادی، جسے برطانوی مؤرخین کہا جاتا ہے، برطانوی نوآبادیاتی نظام کے خلاف پہلی بڑی منظم مزاحمت تصور کی جاتی ہے۔ اس تحریک “Independence” نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مختلف نوعیت کے رد عمل پیدا کیے۔ بعض علاقوں میں شدید مزاحمت دیکھنے میں آئی جبکہ دیگر مقامات پر مقامی حکمرانوں، قبائلی سرداروں، اور بااثر خاندانوں نے برطانوی حکومت کے ساتھ تعاون کیا۔ زیر بحث تصویر، ایک سیاسی و تاریخی پوسٹر کی حیثیت رکھتی ہے جس پر “1857ء کے قومی غدار” درج ہے۔ اس میں خیبر پختونخوا اور پشاور مردان، صوابی، ہوتی، اور تھکال کے مختلف خواتین اور قبائلی عملدین کے نام درج کیے گئے ہیں جن پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے برطانوی راج کی مدد کی۔

یہ تصویر غالباً 1971ء میں شائع کی گئی، جیسا کہ اس پر درج تاریخ “16 اگست 1971” سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لیے یہ اصل 1857ء کی دستاویز نہیں بلکہ بعد کے سیاسی و نظریاتی تناظر میں تیار کردہ ایک تعبیراتی پوسٹر ہے۔ اس کا مقصد تاریخی واقعات کی یاد دہانی کے ساتھ قومی شعور، سیاسی تنقید، یا طبقاتی جدوجہد کے بیانیے کو تقویت دینا بھی ہو سکتا ہے۔ جدید تاریخ نویسی کے مطابق 1857ء کی تحریک کو صرف “قوم بمقابلہ غدار” کے تناظر میں دیکھنا کافی نہیں، بلکہ اس دور کے مقامی سماجی معاشی، قبائلی، اور سیاسی مفادات کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔

اس تحقیقی جائزے میں تاریخی و تنقیدی طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ 2020ء تا 2026ء کے دوران شائع ہونے والے تحقیقی Google Scholar، JSTOR، مضامین، کتابیں، نوآبادیاتی ریکارڈز، اور یونیورسٹی پریسز کی مطبوعات کا جائزہ لیا گیا۔ جیسے Taylor & Francis، Springer، Cambridge University Press، اور Oxford Academic مستند، اور معتبر علمی حوالہ جات کو شامل کیا گیا۔ peer-reviewed علمی ذرائع سے مواد حاصل کیا گیا۔ تحقیق میں صرف ان ذرائع کی مدد سے تصویر میں درج دعوؤں، مقامی شخصیات، برطانوی حکمت عملی، اور “غدار” کے بیانیے کا تنقیدی موازنہ کیا گیا۔

1857ء کی تحریک بنیادی طور پر برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج میں شامل ہندوستانی سپاہیوں کی بغاوت سے شروع ہوئی، مگر جلد ہی یہ سیاسی، مذہبی، اور سماجی مزاحمت میں تبدیل ہو گئی۔ دہلی، لکھنؤ، کانپور، جھانسی، اور بہار میں شدید جنگیں ہوئیں۔ تاہم شمال مغربی سرحدی علاقوں میں صورتحال نسبتاً مختلف تھی۔ خیبر پختونخوا اور قبائلی خطوں میں برطانوی حکومت نے پہلے ہی مختلف قبائل اور خواتین کے ساتھ سیاسی اتحاد قائم کر رکھے تھے۔ ان اتحادوں کا مقصد روسی پیش قدمی کا خوف، افغان سرحدی سلامتی اور مقامی نظم و نسق برقرار رکھنا تھا۔



تصویر میں درج بعض نام، جیسے ابراہیم خان آف زیدہ، فتح خان آف تہکال، اور محبت خان آف ٹورو، ان مقامی اثرانیہ کی نمائندگی کرتے ہیں جنہیں برطانوی انتظامیہ نے اپنے سیاسی اتحادیوں کے طور پر استعمال کیا۔ برطانوی ریکارڈز سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی خوانین کو جاگیریں، اعزازات، اور “خان بہادر” جیسے خطابات دیے گئے تاکہ وہ مقامی آبادی پر اثر انداز رہیں۔ یہ پالیسی یا بالواسطہ حکمرانی کی ایک شکل تھی، جس کے ذریعے برطانوی حکومت مقامی طاقتوں کو ساتھ ملا کر اپنا “Indirect Rule” کنٹرول مضبوط کرتی تھی۔

تاہم جدید مورخین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان شخصیات کو محض “غدار” قرار دینا تاریخی پیچیدگیوں کو نظر انداز کرنا ہے۔ بعض قبائلی سرداروں کے لیے برطانوی اتحاد بقاء، معاشی استحکام، یا مقامی دشمنیوں کے تناظر میں ایک سیاسی حکمت عملی تھا۔ بعض علاقوں میں افغان اثر و رسوخ، سکھ سلطنت کی سابقہ سیاست، اور قبائلی رقابتیں بھی اہم عوامل تھیں۔ اس لیے ہر مقامی اتحاد کو خالص قومی غداری کے طور پر پیش کرنا جدید علمی معیارات کے مطابق مکمل تاریخی تصویر نہیں دیتا۔

نمبر	نام	علاقہ	تصویر/بیانیے میں الزام	تاریخی تناظر
1	سرفراز خان آف لنڈی	پشاور مضافات	برطانوی تعاون	مقامی زمیندار و بااثر خاندان
10	فتح خان آف تھکال	پشاور	برطانوی حمایت	قبائلی سیاسی مفادات
16	ابراہیم خان آف زیدہ	صوابی	برطانوی وفاداری	علاقائی استحکام اور سیاسی اتحاد
—	محبت خان آف ٹورو	مردان	انگریز نواز	وزیرستان و سرحدی سیاست
—	محمد شریف خان آف اسماعیلہ	مردان/صوابی	برطانوی اثر کو تقویت	مقامی اقتدار اور انتظامی تعلقات

یہ بھی اہم ہے کہ ”قومی غداری“ کا تصور 19ویں صدی کے وسط میں آج کے جدید قومی شعور سے مختلف تھا۔ اُس وقت کا تصور بعد (Nation-State) برصغیر مختلف ریاستوں، قبائل، سلطنتوں، اور مقامی طاقتوں میں تقسیم تھا۔ جدید قومی ریاست میں مضبوط ہوا۔ اس لیے کئی مقامی رہنما اپنی وفاداری قبیلے، خاندان، یا علاقائی اقتدار کے تناظر میں طے کرتے تھے، نہ کہ ایک متحد ہندوستانی قوم کے تصور کے مطابق۔

تصویر کے متن میں جاگیردارانہ نظام پر شدید تنقید کی گئی ہے۔ یہ بیانیہ 20ویں صدی کی ترقی پسند، قوم پرست، اور نوآبادیاتی مخالف سیاست سے متاثر معلوم ہوتا ہے، جہاں مقامی اشرافیہ کو نوآبادیاتی طاقتوں کا آلہ کار قرار دیا جاتا تھا۔ 1971ء کے سیاسی ماحول میں، جب جنوبی ایشیا میں قومی شناخت، علیحدگی، اور اقتدار کے مسائل شدت اختیار کر رہے تھے، ایسے پوسٹر عوامی سیاسی شعور کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے تھے۔

کی حکمتِ عملی اختیار کی۔ مختلف قبائل، مذاہب، اور علاقائی ”Divide and Rule“ مزید برآں، برطانوی سلطنت نے ہمیشہ قوتوں کو ایک دوسرے کے مقابل لا کر اپنی حکمرانی کو مستحکم کیا گیا۔ اسی حکمتِ عملی کے تحت بعض مقامی سرداروں کو مراعات دے کر وفادار بنایا گیا جبکہ مزاحمت کرنے والوں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ 1857ء کے بعد برطانوی حکومت نے ہندوستانی فوجی ڈھانچے، انتظامیہ، اور زمینی پالیسیوں میں بڑی تبدیلیاں کیں تاکہ مستقبل میں ایسی بغاوت دوبارہ نہ ہو سکے۔



نتیجہ

1857ء کی جنگ آزادی کی تاریخ صرف عسکری مزاحمت کی داستان نہیں بلکہ داخلی سیاسی تقسیم، مقامی مفادات، قبائلی اتحادوں اور نوآبادیاتی حکمت عملیوں کی پیچیدہ کہانی بھی ہے۔ زیر مطالعہ تصویر ایک اہم سیاسی و تاریخی بیانیہ پیش کرتی ہے جس میں بعض مقامی شخصیات کو ”قومی غدار“ قرار دیا گیا ہے۔ تاہم جدید تاریخی تحقیق اس موضوع کو زیادہ پیچیدہ اور تنقیدی انداز میں دیکھتی ہے۔ بعض مقامی سرداروں نے واقعی برطانوی حکومت کا ساتھ دیا، مگر ان فیصلوں کے پس منظر میں معاشی مفادات قبائلی سیاست، علاقائی تحفظات، اور طاقت کے توازن جیسے عوامل بھی شامل تھے۔ اس لیے تاریخی تجربے میں جذباتی نعروں کے بجائے تنقیدی، تحقیقی، اور کثیر جہتی نقطہ نظر اختیار کرنا ضروری ہے۔

سفارشات

1857ء کی جنگ آزادی اور مقامی اشرافیہ کے کردار پر مزید غیر جانبدار اور دستاویزی تحقیق کی جانی چاہیے۔ علاقائی آرکائیوز قبائلی روایات، اور برطانوی سرکاری ریکارڈز کا تقابلی مطالعہ ضروری ہے تاکہ تاریخی حقائق کو زیادہ متوازن انداز میں سمجھا جاسکے۔ تعلیمی نصاب میں 1857ء کی تحریک کو صرف جذباتی قوم پرستی کے بجائے سماجی، سیاسی، اور نوآبادیاتی تناظر میں شامل کیا جانا

کے منصوبوں، عجائب گھروں، اور ڈیجیٹل آرکائیوز کے ذریعے نوجوان (Public History) چاہیے۔ اسی طرح عوامی تاریخ نسل کو تاریخی تنقید اور تحقیق کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں 1857ء کی تحریک کے دوران خیبر پختونخوا کے قبائلی علاقوں کے کردار پر الگ تحقیقی مطالعات کیے جا سکتے ہیں۔ مقامی خوانین، مذہبی شخصیات، اور قبائلی اتحادوں کی سیاسی حکمت عملیوں کا جدید سیاسیات اور نوآبادیاتی نظریات کی روشنی میں تجزیہ بھی اہم ہوگا۔ مزید برآں، ”غدار“ اور ”وطن پرستی“ جیسے تصورات کی تاریخی تشکیل اور ان کے سیاسی استعمال پر بین الاقوامی تحقیق نئی بصیرت فراہم کر سکتی ہے۔ 1971ء میں شائع ہونے والے ایسے پوسٹروں اور سیاسی مواد کے سماجی اثرات اور قومی بیانیہ سازی میں کردار کا مطالعہ بھی مستقبل کے لیے ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔

Reference:

- Roy, K. (2024). The Indian Rebellion, 1857–1859: A military history in the global context. Routledge. <https://doi.org/10.4324/9781003343295>
- Roy, K. (2025). Logistics of British counterinsurgency during the Indian Rebellion: 1857–1859. Small Wars & Insurgencies, 36(2), 402–431. <https://doi.org/10.1080/09592318.2024.2442836>
- Condos, M. (2022). The Ajnala Massacre of 1857 and the politics of colonial memory. Journal of Genocide Research. <https://doi.org/10.1080/14623528.2021.2022271>
- Bender, J. C. (2016). The 1857 Indian Uprising and the British Empire. Cambridge University Press. <https://doi.org/10.1017/CBO9781316471463>
- Metcalf, B. D., & Metcalf, T. R. (2012). A concise history of modern India (3rd ed.). Cambridge University Press. <https://www.cambridge.org/9781107672185>
- Britannica. (2026). Indian Rebellion of 1857. Encyclopaedia Britannica. <https://www.britannica.com/event/Indian-Rebellion-of-1857>
- Cambridge University Press. (2026). 1857: Indian Rebellion. University of Sussex module description. <https://www.sussex.ac.uk/study/modules/undergraduate/2026/106364-1857-indian-rebellion>

- Ahmad, R. (2026). The 1857 uprising: A historical study through social and political perspectives. International Research Journal of Humanities and Interdisciplinary Studies. <https://irjhis.com/paper/IRJHIS2603009.pdf>
- Cambridge Core. (2024). Trials of Sovereignty: Select bibliography. Cambridge University Press. <https://www.cambridge.org/core/books/trials-of-sovereignty/select-bibliography/1E6C0B92343F48CAD871A2A6900F5823>
- Cambridge Core. (2024). References on colonial South Asia and North-West Frontier. Cambridge University Press. https://www.cambridge.org/core/services/aop-cambridge-core/content/view/0DCBA27089C3888A3C02D404DC94AE60/9781009508285ref_315-351.pdf



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).